سوال

(317) یہ ہبہ جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ کو اپنے والد کی وفات کے بعد وراثت سے جو حصہ ملا وہ انہوں نے اپنے بھائی کو دے دیا حالانکہ ان کے اپنے آٹھ بچے اور بچیاں ہیں' تو کیا اس طرح کا ہبہ شرعاً جائز ہے؟ ان کی وراثت میں سے ان کی اولاد کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیسا کہ سائل نے پوچھا ہے اس عورت نے اپنے والد کی وراثت سے ملنے والا حصہ اپنے بھائی کو ہبہ کر دیا تو کیا یہ عطیہ جائز ہے؟ ہم عرض کریں گے کہ اگر اس عورت نے اپنی صحت کی حالت میں یہ عطیہ دیا ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ وہ اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتی ہے' البتہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے اولاد کے علاوہ اگر اپنے بھائی یا کسی اور رشتہ دار کو کوئی عطیہ دینا چاہے تو اسے اس کا حق حاصل ہے اور اسے اس حق کے استعمال سے کوئی منع نہیں کر سکتا۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اس کی وراثت سے ان کا کتنا حصہ ہے؟ اگر سائل کا مقصود یہ ہے کہ اس عورت کو اپنے باپ سے جو وراثت ملی ہے' اس میں ان کا کتنا حصہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک ان کی ماں بقید حیات ہے ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ البتہ اس کی وفات کے وقت حالات کے مطابق انہیں وراثت سے ضرور حصہ ملے گا' اس پر ابھی سے حکم لگانا ممکن نہیں۔

اگر اس عورت نے اپنے باپ کی طرف ملنے والی وراثت اپنے بھائی کو اپنے مرض موت میں یا اس بیماری میں جو اس کے حکم میں ہو' عطیہ کی ہے تو اس حالت میں اسے اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ حصہ میں تصرف کا حق حاصل نہیں ہے' لہذا اگر باپ سے ملنے والی وراثت اس کے کل کے ایک تہائی حصہ سے کم ہو تو پھر یہ جائز ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص244